

کھیل سمجھا ہے کہیں چھوڑ نہ دے، بھول نہ جائے
 کاش یوں بھی ہو کہ بن میرے ستائے نہ بنے
 غیر پھرتا ہے لیے یوں ترے خط کو کہ اگر
 کوئی پوچھے کہ یہ کیا ہے تو چھپائے نہ بنے
 اس نزاکت کا بڑا ہو، وہ بھلے ہیں تو کیا
 ہاتھ آویں تو انھیں ہاتھ لگائے نہ بنے
 کہہ سکے کون کہ یہ جلوہ گرمی کس کی ہے
 پر وہ چھوڑا ہے وہ اس نے کہ اٹھائے نہ بنے
 موت کی راہ نہ دیکھوں کہ بن آئے نہ رہے
 تم کو چاہوں کہ نہ آؤ تو بلائے نہ بنے
 بوجھ وہ سر سے گرا ہے کہ اٹھائے نہ اٹھے
 کام وہ آن پڑا ہے کہ بنائے نہ بنے
 عشق پر زور نہیں، ہے یہ وہ آتش غالب
 کہ لگائے نہ لگے اور بجھائے نہ بنے

بات بنانا :
 بات کو پھیر بھپا کر
 اپنا مطلب نکالنا،
 سخن سازی کرنا۔

شرح :

میرا محبوب حد درجہ
 نکتہ چین ہے، اسے
 غم دل سنانے کی
 کوئی تدبیر بن نہیں
 پڑتی۔ جہاں میر پھیر
 اور سخن سازی سے
 مطلب نکالنا ممکن
 نہ ہو، وہاں مراد
 حاصل کرنے کی کیا
 صورت ہو سکتی ہے۔

اس شعر میں
 نہایت اہم لفظ
 ”نکتہ چین“ ہے۔
 اگر کوئی فرد نہایت
 ضروری معاملہ بیان
 کر رہا ہو، خصوصاً

غم و اندوہ کا معاملہ اور سننے والی بات بات پر نکتہ چینی اور اعتراض شروع کر
 دے تو وہ معاملہ وہ اثر کبھی پیدا نہ کر سکے گا، جو اس سے طبعاً پیدا ہونا چاہیے